Maharashtra
Democratic
Forum

مہاراشٹر کے لئے
شہریوں کا منشور

اسمبلی انتخابات 2024

مہاراشٹر ڈیموکریٹک فورم (MDF)

مہاراشٹر کے لئے
شہریوں کا منشور

اسمبلی انتخابات 2024

جاری کردہ منجانب

Maharashtra Democratic Forum

شہریوں کا منشور

تعارف

مہاراشٹر کی ریاستی اسمبلی کے انتخابات ۲۰/ نومبر ۲۰۲۴ میں ہونے والے ہیں۔موجودہ ریاستی حکومت گھٹیا ذرائع یعنی پیسے اور طاقت کا استعمال کرتے ہوئے اقتدار میں آئی تھی۔ ہم مہاراشٹر ڈیمو کریٹک فورم سے مہاراشٹر کے امن پسند، جمہوری، ترقی پسند اور سیکولر لوگوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ متحد ہوں اور نفرت اور تفرقہ انگیز سیاست کی طاقتوں کے خلاف فیصلہ کن مینڈیٹ دیں۔ ان قوتوں کے خلاف جو فاشسٹ ہیں اور سرمایہ داروں کے غلام ہیں۔ ایسی قوتیں جو عوام دشمن اور ہمارے آئین اور اس کی اقدار کیلئے خطرہ ہیں۔ یہاں انتخابات میں حصہ لینے والی ترقی پسند جماعتوں کے لئے مطالبات کا ایک چارٹر ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ وہ اقتدار میں آنے کے بعد شہریوں کے اس منشور پر عمل درآمد کریں گے۔

ذات پات کی مردم شماری اور سماجی انصاف

نئی حکومت کو ہر ذات برادری کی آبادی اور وسائل تک ان کے مطابق رسائی کی جامع تفہیم کے لئے ذات پات کی مردم شماری کرنی چاہیئے۔ اس کے مطابق، ایس سی / ایس ٹی اور او بی سی جیسی پسماندہ برادریوں کے مسائل کو کم کرنے کے لئے مثبت کارروائی کی جانی چاہیئے۔ مراٹھا ریزرویشن کے معاملے کو معروضیت اور حساسیت کے ساتھ دیکھا جانا چاہیئے اور ریزرویشن کے لئے مراٹھا برادری کے مطالبات پر ہمدردی کے ساتھ غور کیا جانا چاہیئے۔

کسانوں کے مسائل

طویل عرصے سے، مہاراشٹر زرعی بحران کا شکار رہا ہے، جو پچھلے کچھ سالوں میں بدترین صورت اختیار کر گیا ہے۔ مرکزی اور ریاستی حکومت کی پالیسیوں کی وجہ سے کسانوں کی خودکشی میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ صرف امراوتی میں ہی ۲۰۱۴ سے ۲۰۲۲ کے درمیان ۳۶۳ کسانوں نے خودکشی کی ہے۔ اسی طرح اکولہ، ایوت محل اور وردھا اضلاع میں خودکشی کرنے والے کسانوں کی تعداد یو پی اے حکومت کے مقابلے مودی حکومت میں بڑھی ہے۔ بجلی، ایم ایس پی، قرض اور سود، قحط اور خشکی جیسی قدرتی آفات کے مسائل ریاست کے کسانوں کے حالات کو خراب کر رہے ہیں۔ ایم ایس پی، فصل بیمہ اور دیگر چھوٹ اور مراعات کی کمی نے زراعت کو ایک مشکل اور تباہ کن پیشہ بنا دیا ہے۔

مطالبات

- کسانوں سے متعلق مختلف مسائل کو جامع طور پر دیکھنے اور ریاستی حکومت کو ایسی سفارشات پیش کیلیئے ایک کسان کمیشن کی تشکیل ہونی چاہیئے جسے تسلیم کرنا حکومت کیلیئے لازمی ہو۔
- کسانوں کو زرعی مقاصد کے لئے مفت اور سبسڈی والی بجلی فراہم کی جانی چاہیۓ۔
- ریاستی حکومت کو سوامی ناتھن کمیشن کی سفارشات کے مطابق کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کو یقینی بنانا چاہیۓ اور اسے فوری اثر سے نافذ کرنا چاہیۓ۔
- کسانوں کے قرضوں کو خاص طور پر فصل کی بربادی کے بعد معاف کیا جانا چاہیۓ۔
- فصل کی بربادی یا قدرتی آفت کے بعد کسانوں کو معاوضہ دینے کے لئے حکومت کے ذریعہ فصلوں کا بیمہ ہونا ضروری ہے۔
- پیاز، کپاس اور سویابین کے کاشتکاروں کی طرح آفت زدہ کسانوں کو خصوصی ریلیف پیکج دیا جائے۔
- کسانوں کی خودکشی کو روکنے کے لئے باقاعدگی سے یقین دہانی اور بیداری مہم چلائی جانی چاہیۓ۔
- خواتین کسانوں کے لئے ترغیبی پیکج شروع کیا جانا چاہیۓ۔
- کسانوں کو زرعی آلات، بیج اور کھاد کی خریداری پر جی ایس ٹی نہیں لگائی جائے۔

نوجوان اور روزگار

ہندوستان کی ۵۰ فیصد سے زیادہ آبادی ۲۵ سال سے کم عمر اور ۶۵ فیصد سے زیادہ ۳۵ سال سے کم عمر کی ہے۔ تیزی سے بدلتی ہوئی عالمی معیشت میں ہمارے نوجوانوں کو مارکیٹ سے متعلق مہارتوں سے آراستہ کرنا بہت ضروری ہے۔ مہاراشٹر میں تعلیم یافتہ نوجوانوں میں بے روزگاری کی شرح پچھلی ایک دہائی میں سب سے زیادہ ہے۔ آئی ایل او کی رپورٹ کے مطابق ۲۰۲۲ میں تعلیم یافتہ نوجوانوں میں بے روزگاری کی شرح ۱۵ فیصد تھی جو ایک دہائی پہلے کے مقابلے میں ۱۱ فیصد زیادہ ہے۔ سال ۲۰۲۳-۲۴ میں مہاراشٹر میں بے روزگاری کی شرح ۳ء۳ فیصد رہی، جو اسی مدت میں قومی بے روزگاری کی شرح ۳ء۲ فیصد سے کچھ زیادہ ہے۔ ایکناتھ شندے کے مہاراشٹر کے وزیر اعلی بننے کے چار مہینے کے اندر ہی چار بڑے پروجیکٹ ریاست سے نکل کر گجرات چلے گئے۔ مجموعی طور پر ۱ء۸۰ لاکھ کروڑ روپئے کی سرمایہ کاری والے ان چار پروجیکٹوں نے ریاست سے لاکھوں ملازمتیں بھی چھین لی ہیں، جس سے مہاراشٹر میں روزگار کا منظر نامہ متاثر ہوا ہے۔

مطالبات

- ۲۰۱۳-۱۴ میں ہندوستان کے سرمایہ کاری میں مہاراشٹر کا حصہ ۱۴ء۵ فیصد تھا جو پانچ سال بعد گھٹ کر ۱۲ فیصد رہ گیا۔ لہذا آنے والی حکومتوں کو یہ یقینی بنانے کے لئے اقدامات کرنے چاہئیں کہ کوئی بھی پروجیکٹ یا سرمایہ کاری سیاسی وجوہات کی بنا پر مہاراشٹر سے باہر نہ جائے۔

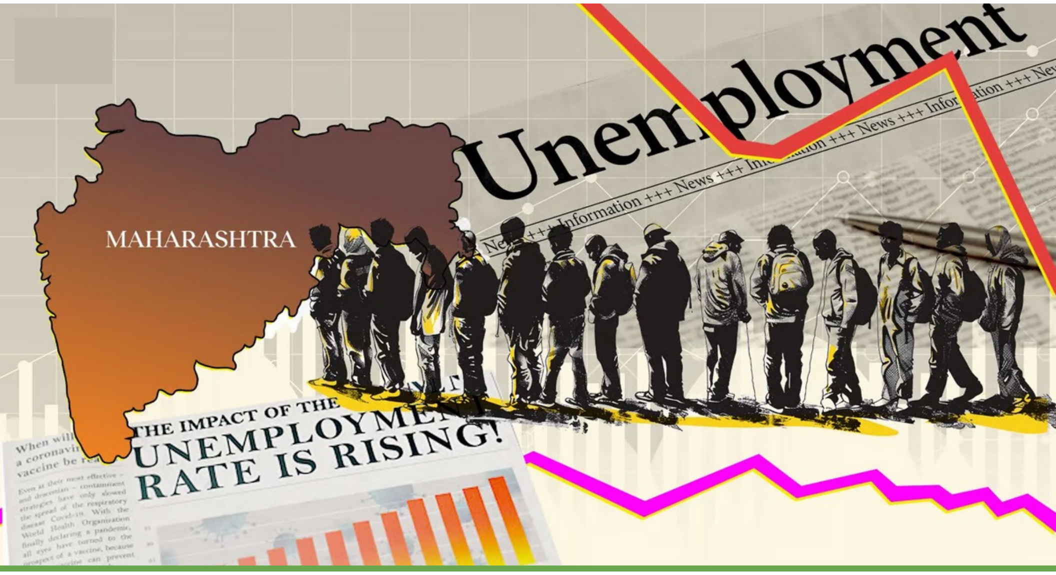

- دوسری طرف آنے والی حکومت کو اس بات کی ضمانت دینی چاہئے کہ ۲۵ سال سے کم عمر کے ہر گریجویٹ اور ڈپلومہ ہولڈر کو اپرنٹس شپ کا حق حاصل ہو، کمپنیوں کے لئے ایک سال کے لئے اپرنٹس کو قبول کرنا لازمی قرار دیا جائے، جس میں حکومت اور کمپنیوں کے ذریعہ مشترکہ ایک لاکھ کا وظیفہ ہونا چاہئے۔
- • نوجوانوں کے لئے بہتر مہارتیں: ہنرمندی میں اضافہ، پیشہ ورانہ تربیت، ڈیجیٹل خواندگی اور صنعتوں کی ضرورت کے مطابق تیار کردہ ملازمتوں کے لئے تربیت فراہم کرنے کے ذریعے نوجوانوں کے روزگار کو فروغ دینا چاہئے۔
- مسابقتی امتحانی اصلاحات: سرکاری ملازمتوں کے امتحانات کی فیس ختم کرنا، وبائی امراض کے دوران موقع کھونے والے امیدواروں کے لئے ایک بار راحت رسانی اور امتحانی پرچے لیک ہونے کو روکنے اور اس سے نمٹنے کے لئے سخت پالیسیاں وضع کی جانی چاہئے۔
- • آنے والی حکومت کو ملازمتوں میں خواتین کے لئے ۵۰ فیصد ریزرویشن کو یقینی بنانا چاہئے۔
- • حکومت کو اگنی ویر کو ختم کرنے کے لئے اقدامات کرنے چاہئیں اور اسے اگنی ویر کے لئے مساوی حقوق اور معاوضے کو یقینی بنانا چاہئے۔

تعلیم

سرکاری اسکولوں کی حالت خراب: پچھلے دو سالوں میں مہاراشٹر میں سرکاری تعلیم کو کئی نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ سرکاری اسکول، جو زیادہ تر مراٹھی میڈیم ہیں، بری طرح متاثر ہو رہے ہیں۔ حکومت کی لاپرواہی کی وجہ سے ایک لاکھ سے زیادہ طلبا متاثر ہوئے ہیں۔ ریاستی حکومت نے ایک ریاست، ایک یونیفارم شروع کیا، لیکن ٦٠ فیصد طلبا کو معیاری اور درست سائز کا یونیفارم فراہم کرنے میں ناکام رہی۔ ٹھیکہ داروں کو معاوضہ نہ ملنے کی وجہ سے دوپہر کے کھانے کا معیار بھی گھٹیا ہو گیا ہے۔ بہت سے اسکولوں میں دوپہر کا کھانا مکمل طور پر بند ہو گیا ہے، خاص طور پر دور دراز اور پہاڑی علاقوں میں جہاں طالب علموں کی تعداد کم ہے۔ اساتذہ پر بڑھتے ہوئے کام کے بوجھ اور تدریسی عہدوں کے کنٹریکٹ میں اضافہ عوامی تعلیم میں تدریس کو کیریئر کے طور پر انتہائی مشکل بنا رہا ہے۔ نصاب میں تبدیلی نے ریاست میں تدریس کی سطح کو بھی متاثر کیا ہے۔

اردو میڈیم اسکولوں کی خراب حالت

٢٠٢٣ کے تعلیمی کیلنڈر کے مطابق ان اسکولوں میں غیر اردو پس منظر سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کو بھرتی کیا گیا تھا۔ یہ ان تمام اسکولوں میں اردو ذریعہ تعلیم کو کمزور اور خطرے میں ڈالتا ہے، کیونکہ پرائمری اسکول میں ایک استاد کو تمام مضامین پڑھانے پڑتے ہیں۔ ماہرین تعلیم نے اس طرح کی متعصّبانہ بھرتیوں کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ اس کے علاوہ اردو میڈیم اسکولوں کو ساتویں کلاس تک تسلیم کیا جاتا ہے ہمارا مطالبہ ہے کہ انہیں ١٢ویں کلاس تک تسلیم کیا جانا چاہئے۔

مطالبات:

- سرکاری اسکولوں میں مستقل اساتذہ کی بھرتی کو یقینی بنایا جائے۔
- •ہر اسکول میں اعلی معیار، اعلی پروٹین دوپہر کے کھانے کو یقینی بنائیں۔
- •سرکاری اسکولوں میں اچھے معیار اور تمام سائز کے یونیفارم دستیاب ہونے کو یقینی بنائیں اور غیر ضروری ایک ریاست، ایک یونیفارم پالیسی کو ختم کریں۔
- •لڑکیوں کی زیادہ سے زیادہ تعلیم پر زور دینے کے لئے خصوصی اقدامات کریں اور لڑکیوں کی تعلیم کو آسان بنانے کے لئے سرکاری مراعات کا آغاز کریں۔
- •اقلیتی طلباء کے لئے تعلیم کو یقینی بنانا اور ان کے خلاف منظم امتیاز کو روکنے کیلئے قدم اٹھائیں۔
- •اردو میڈیم اسکولوں میں اردو پس منظر سے تعلق رکھنے والے اساتذہ کی بھرتی کی جائے اور اردو میڈیم اسکولوں کی شناخت کو ۱۲ ویں کلاس تک بڑھایا جائے نہ کہ کلاس ۷ تک جیسا کہ فی الحال ہے۔

نفرت انگیز تقاریر کی روک تھام کے لئے قانون

بھارت میں نفرت انگیز تقاریر میں اضافہ ہوا ہے، خاص طور پر مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ انڈیا ہیٹ لیب نے ۲۰۲۳ میں مسلمانوں کو نشانہ بنانے والے ۶۶۸ نفرت انگیز تقاریر کے واقعات کو ریکارڈ کیا، جن میں سے ۲۵۵ سال کی پہلی ششماہی میں ہوئے جبکہ ۴۱۳ واقعات ۲۰۲۳ کے آخری چھ ماہ میں ہوئے۔ صرف مہاراشٹر میں ۲۰۲۳ میں نفرت انگیز تقاریر کے ۱۱۸ معاملے درج کیے گئے تھے۔ نفرت انگیز تقاریر کی تعداد خاص طور پر انتخابات کے آس پاس بڑھتی ہے۔ رائے دہندگان کو پولرائز کرنے کے لئے اقلیتی برادریوں کو بدنام کرنا اور ان کے عقیدے، مذہبی رسومات یا محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کرکے انہیں اکسانا باقاعدگی سے ہوتا رہا ہے۔ مین اسٹریم میڈیا میں بھی اقلیتی برادریوں کو بدنام کیا گیا ہے جو نفرت انگیز تقاریر کے مترادف ہے۔ نتیش رانے اور نونیت رانا جیسے اہم بی جے پی رہنماؤں کی نفرت انگیز تقاریر سے سب واقف ہیں۔ ایسے واقعات کو مجرموں کو باقاعدگی سے انصاف کے کٹہرے میں لاکر ہی روکا جاسکتا ہے۔

مطالبہ

نفرت انگیز تقاریر کو روکنے کے لئے ایسا ایک قانون لایا جانا چاہئے جس میں، برادریوں کے درمیان تعصب کو فروغ دینے والے ، ان کی توہین کرنے والے یا ان کے خلاف تشدد کو بھڑکانے والے ،تمام ایسے معاملات میں سخت کارروائی سے متعلق وضاحت ہو۔

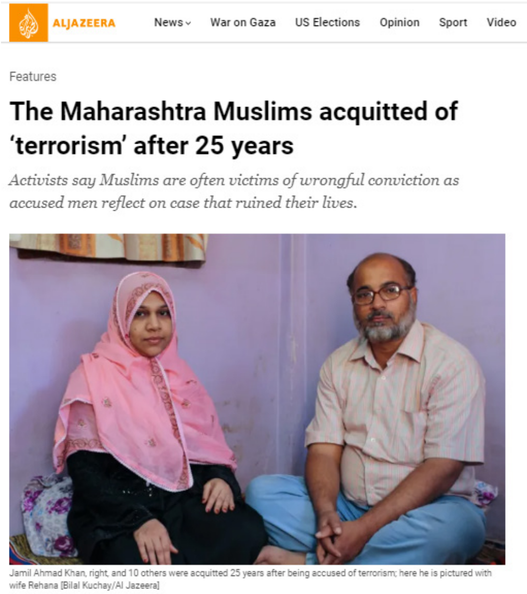
ALJAZEERA News War on Gaza US Elections Opinion Sport Video

Features

The Maharashtra Muslims acquitted of 'terrorism' after 25 years

Activists say Muslims are often victims of wrongful conviction as accused men reflect on case that ruined their lives.

Jamil Ahmad Khan, right, and 10 others were acquitted 25 years after being accused of terrorism; here he is pictured with wife Rehana [Bilal Kuchay/Al Jazeera]

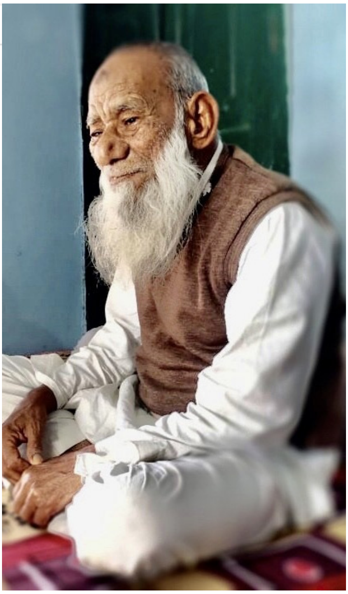

وحشیانہ قوانین کو منسوخ کریں

یو اے پی اے، این ایس اے، مکوکا جیسے وحشیانہ قوانین کا پچھلے دس سالوں میں باقاعدگی سے استعمال کیا جا رہا ہے، ان وحشیانہ قوانین کے ذریعے خاص طور پر اقلیتوں اور دیگر پسماندہ طبقوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ان قوانین کو انتقامی کارروائی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے تاکہ پسماندہ طبقات کے لوگوں کو بغیر کسی مقدمے یا ضمانت کے لمبے عرصے تک جیلوں میں رکھا جا سکے۔ ان قوانین میں سزا کی شرح انتہائی کم ہے اور یہ جمہوریت، انسانی حقوق اور منصفانہ ٹرائل کی روح کے خلاف ہیں۔ چونکہ ان قوانین کو جان بوجھ کر پسماندہ طبقوں کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے خاص طور پر اقلیتوں کو نشانہ بنانے اور اختلاف رائے اور تنقید کی آوازوں کو خاموش کرنے کے لئے، اس لئے ان ظالمانہ اور وحشیانہ قوانین کو منسوخ کیا جانا چاہئے۔

مطالبہ

مکوکا جیسے وحشیانہ اور غیر انسانی قوانین کو منسوخ کیا جائے۔ ایسے قوانین کے تحت حراست میں لیے گئے تمام سیاسی قیدیوں کے خلاف مقدمات کی سماعت تیز کی جائے۔

پولیس اصلاحات

گزشتہ دس سالوں میں پولیس فورس کی جانب سے خاص طور پر مسلمانوں کے خلاف ادارہ جاتی تعصب کے خطرناک واقعات سامنے آئے ہیں۔ ایک طرف ہجومی تشدد، دائیں بازو کے حملے، فسادات وغیرہ کے معاملوں میں منصفانہ جانچ نہ کرنے اور دوسری طرف حراست میں تشدد، انکاؤنٹر، ماورائے عدالت قتل میں بے جا، غیر منصفانہ اور اکثر غیر قانونی طاقت کا استعمال گزشتہ دس سالوں میں معمول بن گیا ہے۔ جمہوریت کی بحالی اور ملک کو پولیس اسٹیٹ میں تبدیل ہونے سے روکنے کے لئے یہ بند ہونا چاہئے۔ پولیس فورس کے احتساب کو یقینی بنایا جانا چاہئے اور جس بے رحمی کے ساتھ وہ اقلیتوں کو نشانہ بنا رہے ہیں اسے روکنا چاہئے۔

بھارتی پولیس فورس میں مسلمانوں کی موجودگی بھی بہت کم ہے۔ سال ۲۰۱۰ میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ جموں و کشمیر کو چھوڑ کر صرف ۶۴۸۰۵ مسلم افراد پولیس فورس کا حصہ تھے، جو کل پولیس فورس کا صرف ۳۱ء۴ فیصد تھا۔ اس کے بعد سے ہندوستانی پولیس میں مسلمانوں کی نمائندگی ۳ سے ۴ فیصد رہی ہے۔ مزید برآں، ۲۰۱۳ کے بعد سے، نیشنل کرائمز ریکارڈ بیورو کی سالانہ رپورٹ میں پولیس میں مسلمانوں کی نمائندگی کی سطح کی اطلاع دینا بند کر دیا گیا ہے۔

مطالبات

- پولیس فورس کو متنوع بنانے اور پسماندہ طبقات کی نمائندوں کو یقینی بنانے کے لئے اقلیتوں (مسلمانوں) کے لئے پولیس فورس میں ریزرویشن ہونا چاہیے۔
- ہر سطح پر پولیس فورس کو باقاعدگی سے حساس بنایا جانا چاہئے تا کہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ وہ آئینی اقدار کی حفاظت کریں۔
- پولیس فورس کو جوابدہ ٹھہرایا جانا چاہئے اور ان پولیس افسران کے خلاف تادیبی کارروائی کی جانی چاہئے جو حراست میں تشدد یا انکاؤنٹر جیسے ماورائے عدالت کارروائیوں کو انجام دیتے ہیں۔
- انویسٹی گیشن اور لاء اینڈ آرڈر کے محکموں کو الگ الگ کیا جائے اور پولیس فورس میں بھرتیوں میں اضافہ کیا جائے اور متنوع نمائندگی کو یقینی بنایا جائے۔

غیر قانونی بلڈوزر جسٹس

گزشتہ چند سالوں میں گھروں، دکانوں، فصلوں اور دیگر املاک کو مسمار کرنے کے لئے بلڈوزر کا مسلسل استعمال کیا گیا ہے، جن میں سے زیادہ تر کا تعلق اقلیتی برادریوں سے ہے۔ ایسا اتر پردیش، مدھیہ پردیش، راجستھان، ہریانہ اور اتراکھنڈ جیسی ریاستوں میں ہوا ہے جہاں بی جے پی کی حکومتیں ہیں۔ لیکن حال ہی میں ایکناتھ شندے حکومت نے جنوری ۲۰۲۴ میں ممبئی میں رام مندر ریلی کے دوران مبینہ طور پر پتھراؤ کے بعد مہاراشٹر میں بھی یہ غیر قانونی عمل شروع کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بلڈوزر انہدام کے زیادہ تر متاثرین اقلیتی برادریوں سے ہیں، یہ استثناء نہیں ہے بلکہ سراسر منصوبہ ہے۔ قانون کی مناسب کارروائی کے بغیر کسی بھی جائیداد پر فوری طور پر بلڈوزر کا استعمال نہ صرف متاثرین کے تئیں شدید بے حسی ہے بلکہ قانونی عمل کو مکمل طور پر نظرانداز کرنے کی عکاسی کرتا ہے۔

مطالبات

حال ہی میں سپریم کورٹ نے بلڈوزر کے ذریعہ گھروں کو فوری طور پر منہدم کرنے کے خلاف رہنما خطوط جاری کیے ہیں۔ ریاستی حکومت کو سپریم کورٹ کی ان ہدایات پر عمل کرنا چاہئے اور بلڈوزر کے غیر قانونی استعمال کو فوری طور پر روکنا چاہئے۔

اختتامیہ

ہم نے یہ مطالبات مہاراشٹر کی آنے والی حکومت کے سامنے رکھے ہیں۔مطالبات کی نوعیت اس بات کی متقاضی ہے کہ ہم ریاست میں مرکزی، نظریاتی طور پر دائیں بازو کی حکومت کے بجائے جمہوری، سیکولر، ترقی پسند اور انصاف پسند حکومت قائم کریں۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ آنے والے انتخابات میں غیر جمہوری، فاشسٹ اور فرقہ پرست طاقتیں اقتدار میں نہ آئیں، تمام ہم خیال جماعتوں کو جو ہندوستانی آئین اور اس کے نظریات پر یقین رکھتے ہیں، ایک بامعنی اتحاد تشکیل دینے، ووٹوں کی تقسیم کو روکنے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لئے متحد ہونا چاہئے کہ طاقت کی چالوں اور استعمال سے عوام کا مینڈیٹ چوری نہ ہو۔

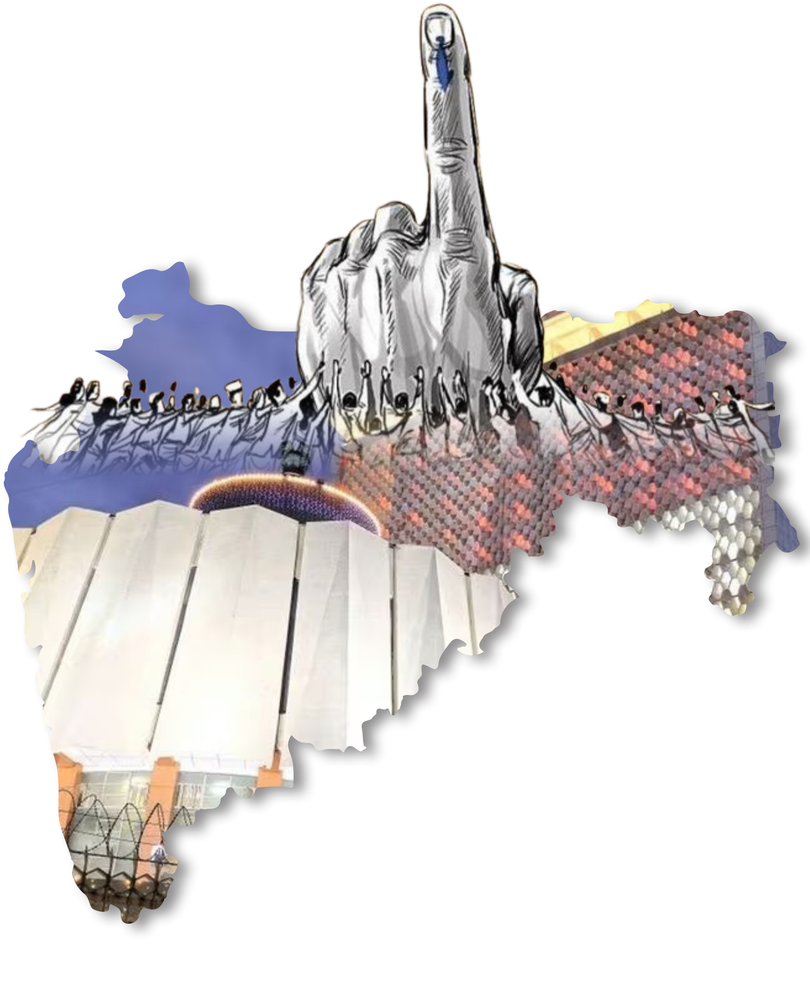

شہریوں کا منشور

اسمبلی انتخابات 2024

Maharashtra Democratic Forum

Prepared by
SPECT Foundation